© rasailojaraid.com

مولانا سید نصیب علی شاہ فاضل حقانیہ
نائب رئیس جامعہ زرگری کوہاٹ

سوڈان کا "جمہوری فرقہ"

الاخوان الجمہوریون

عالم عرب کے رسائل میں شائع ہونے والے ایک مضمون " سوڈان کا جمہوری فرقہ " بار بار نظر سے گزرنے کی بنا باعث دلچسپی بنا۔ اردو کے مشہور علمی مجلوں میں ابھی تک اس فرقہ کے بارے میں کوئی مضمون سامنے نہیں آیا۔ چنانچہ اردوان طبقہ کو افریقی عرب کی سطح پر ابھرنے والے اس جدید باطنی فرقہ سے آگاہ کرانے کے لئے مختصر انتخاب کو ضروری سمجھا۔ سوڈان کا جمہوری فرقہ عرب میں " الجمہوریون فی السوڈان " کہتے ہیں۔ اس کے بانی و راہنما محمود محمد طہ ہیں جن کے عقائد قادیانیت اور بہائیت کا ایک مجموعہ ہے۔ ان کی رائے میں محمود محمد طہ کو حضرت محمد علیہ السلام پر افضلیت حاصل ہے کیونکہ وہ رسالت ثانیہ کے مفسل یعنی واضح کنندہ ہے۔ ان کے نزدیک جہاد اور اسلامی شعائر معطل ہیں اب ان پر عمل منسوخ ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ یہ عالم قدیم ہے حادث نہیں۔ جب کہ اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان کے اعتبار سے متغیر ہونے والے جزئیات پر علم حاصل نہیں ہے (والعیاذ باللہ)

اس باطل فرقہ کے بانی محمود محمد طہ کو گذشتہ سال حکومت سوڈان نے ان کے ملحد ہونے کی بنا پر پھانسی دے دی اور اس کو نہ صرف غیر مسلم قرار دے کر بلکہ اس فرقہ پر مکمل پابندی عائد کر دی۔

پاکستان میں قادیانیت کے خلاف علماء نے جو تحریک چلائی اور اسے کامیابی سے ہمکنار کیا اسی طرح سوڈان کے جاں نثار علماء نے بھی اپنے ملک میں ابھرنے والے اس الحادیت کو پوری طرح سے کچل دیا جب کہ پاکستان کی نسبت سوڈان کی حکومت نے اپنی اسلامیت پسندی کا اظہار کیا یہ فرقہ اب اگرچہ عملاً بظاہر ختم ہے لیکن اس کے پیروکاروں کا وجود اب بھی ہے۔

جمہوری فرقہ کا قیام جمہوری فرقہ کا قیام اس کے بانی محمود طہ نے اکتوبر ۱۹۴۵ء کو عمل میں لایا۔ اور اس کا نام سوشلسٹ ڈیموکریٹک پارٹی رکھا۔ انہوں نے اولاً اس پارٹی کو سیاسی بنیادوں پر چلایا۔ اور رفتہ رفتہ اسلامی تعلیمات کے بارے میں مختلف تعبیرات پیش کیں۔ ۱۹۵۲ء میں اپنی پارٹی کو جمہوری فرقہ کا نام دیا اور یوں فرقہ باطنیہ کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ ابتداء میں اس کے بانی نے صوفی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور ساتھ ہی وحدت الوجود کا نظریہ پیش کیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس کے بعد خود کو واصلین کے درجہ میں پہنچنے کا اعلان کیا۔

جون ۱۹۴۸ء میں جب وہ دو مہینے جیل گئے تو وہاں انہوں نے اس فرقہ کے قیام کے لئے خوب سوچا۔ اور نکلتے وقت اعلان کیا کہ انہوں نے ذاتِ الٰہی تک پہنچنے کے لیے نصف راستہ طے کر لیا ہے اور نصف باقی کو طے کرنے کے لئے اگست ۱۹۴۸ء میں وہاں کے دیم موسیٰ غار میں تین سال اعتکاف کیا۔ اس اعتکاف کے بعد انہوں نے اعلان کیا کہ میں واصلین میں سے ہوں۔ اور یوں اس کے پیروکاروں میں اضافہ ہوتا رہا۔

ابتدائی دعوے | ابتدا میں تو یہ لوگ خود کو اہلسنت ... مسلک ظاہر کرتے تھے اور خود کو متصوفین کہتے تھے محمود طہ کا مکان ان کا مرکز تھا۔ جسے بعد میں انہوں نے عبادت کا نام دیا۔ ان کے پیروکار اس مکان میں جمع ہو کر اپنے عقائد کی تعلیم حاصل کرتے۔ ان کے ہاں مرد اور عورت کے اختلاط میں ممانعت نہ تھی۔ اس کے بعد انہوں نے نماز کو ختم کر دیا وہ صلوٰۃ کو صلہ کے معنی دیتے تھے۔ اور ان کا یہ عقیدہ رہا کہ جب تک محمود طہ کے ساتھ ان کا صلہ رہا تو وہ نماز میں ہیں ساتھ ہی ساتھ بدعات کو بھی فروغ دینے لگے جب کہ دین اور سیاست کے بارے میں یہ اعلان کیا کہ دین سیاست سے جدا ہے۔ ان کے درمیان کوئی تعلق نہیں۔ تصوف کے رنگ میں انہوں نے اسلامی عقائد اور اسلامی قانون کے بارے میں بھی شکوک و شبہات پھیلانا شروع کئے۔

واضح رہے کہ وہ اگرچہ خود کو صوفی کہتے تھے لیکن تصوف سے ان کو دور کا بھی واسطہ نہ تھا ان کی اس صوفیت کو تصوف زائعہ کہتے ہیں۔

دعویٰ رسالت ثانیہ | جمہوریین کا عقیدہ ہے کہ محمود طہ نبی علیہ السلام سے افضل ہے کیونکہ وہ رسالت ثانیہ کے مفضل ہیں۔ رسالت ثانیہ سے ان کی مراد احمدی رسالت ہے۔ جو ان کے ہاں رسالت محمدیہ سے افضل ہے جب کہ محمود طہ خود کہتا ہے کہ اس کے صحابہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر فوقیت حاصل ہے صحابہ محمود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے افضل ہیں۔

محمود طہ یہ بھی کہتا ہے کہ اس کا قرن جو کہ بیسویں صدی ہے وہ نبی علیہ السلام کی ساتویں صدی سے افضل ہے جب کہ امت کے بارے میں ان کا عقیدہ ہے کہ میری امت محمد علیہ السلام کی امت سے افضل ہے۔ ان کے یہ عقائد ان کی دو کتابوں "الاسلام اور الاسلام برسالۃ الاولی لا یصلح لانسانیۃ القرن العشرین" میں موجود ہیں۔

ارکان خمسہ کی تعطیل | محمود طہ نے ارکان خمسہ کو عملاً معطل رکھا ہے۔ اور ہر ایک رکن کے بارے میں ایک خاص رائے قائم کیے ہوئے ہیں۔ کلمہ شہادت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے بارے میں ان کی رائے یہ ہے کہ پوری عمر میں صرف ایک بار پڑھا جائے اگر ایک دفعہ سے زائد پڑھا جائے تو پڑھنے والا دائرہ اسلام سے نکل کر دوبارہ کفر میں داخل ہو جاتا ہے۔ نماز کے بارے میں ان کی رائے ہے کہ یہ صلہ کے معنی میں ہے۔ جس کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رلہ سے صلہ ہے۔ وہی اس کی نماز ہے۔ اگر یہ تعلق زیادہ ہوجائے تو صلوٰۃ کے معنی وصل الی المقام المشہود ہیں ہوجاتا ہے۔ جہاں انسان کو قیام رکوع اور سجود کی ضرورت نہیں۔ زکوٰۃ کے بارے میں ان کی ہے کہ اب اس میں مقدار کا تعین ختم ہے۔ زکوٰۃ کے معنی زائد عن الحاجہ کے ہیں جس کی وجہ سے کسی کو جمع کرنے اور ذخیرہ کرنے کی اجازت نہیں۔ بلکہ ضرورت سے جو زائد ہے وہ زکوٰۃ ہے۔

روزہ کے بارے میں ان کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جانب سے فدیہ دیا ہے اور ان کی سے روزہ رکھا ہوا ہے۔ اور اب روزہ نہیں ہے۔ روزہ کے بارے میں ان کی ایک کتاب الصوم بین الکبت الکبت ہے۔ جس میں محمود طہ لکھتے ہیں کہ:-

ابتدا میں جنسی اختلاط زیادہ تھی جس کی روک تھام کے لئے روزہ آیا۔ اور چونکہ اب انسان نے ترقی کی ہے تو اب ضرورت نہیں۔

حج کے بارے میں خود انہوں نے کوئی رائے قائم نہیں کی اور نہ اس کے اتباع نے کبھی حج کیا۔ جب کہ ان کے پیروکار یہ ہے کہ محمود طہ اپنے دل کے اردگرد طواف کرتا ہے اور ان کے پیروکار اپنے پیشوا کے اردگرد طواف کرتے ہیں حج کی ضرورت نہیں۔

جہاد کی تعطیل | جہاد کے بارے میں قادیانیوں کی جو رائے ہے محمود طہ کا بھی وہی عقیدہ ہے۔ کہ جہاد منسوخ و اب اس پر عمل جائز نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ عہد صحابہ گناہ کا عہد تھا اور اب انسان پاک ہے۔ اور جہاد ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ اسرائیل کو اپنی مملکت کے قیام کا حق حاصل ہے وہ اسرائیل کو تسلیم کرتے ہیں محمود طہ کے دیگر عقائد بھی واضح ضلالت ہیں۔ اور مذکورہ بالا وہ عقائد ہیں جو ان کے صریح کفر پر دلالت کرتے ہیں وجہ ہے کہ سوڈان کے سابق سربراہ جعفر النمیری نے سوڈان کے محکمہ علیا کے فیصلہ کے مطابق محمود طہ سی دے دی جس کے وہ واقعی مستحق تھے۔ ان کے تفصیلی حالات و عقائد جاننے کے لئے سابقہ مذکورہ کی کتابیں دیکھنا ضروری ہے ☆

نورس
قومی مشروب
پھلوں سے بنا
پھولوں میں بسا

© rasailojaraid.com